



سوال

تمام حرموں کو ایک ہی دن میں رمی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حاجی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ ایام تشریق کے تمام حرموں کو ایک ہی دن میں رمی کر دے، خواہ وہ ایام تشریق میں سے پہلا دن ہو یا دوسرا یا تیسرا اور منیٰ میں دو یا تین دن بسر کرے اور رمی نہ کرے تو کیا اس طرح ایک ہی دن رمی کرنا صحیح ہے یا یہ ضروری ہے کہ رمی میں ایام کی ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے، امید ہے دلیل کے ساتھ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں گے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رمی حمار حج کے واجبات میں سے ہے اور غیر متعجل کے لیے عید کے دن اور ایام تشریق میں رمی کرنا واجب ہے۔ اور متعجل کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ ایام تشریق کے پہلے دو دنوں میں رمی کرے اور ہر روز زوال کے بعد رمی کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے بعد رمی کی تھی اور حج کے سلسلہ میں آپ کا مشورہ ارشاد گرامی ہے:

(خدا و معنی مناسک) (صحیح مسلم النجیب، باب استیجاب رمی حمرۃ العقیقۃ، الخ: 1297، والسنن العبریٰ للبیہقی: 5/125، والفقہاء)

"حج کے احکام و اعمال مجھ سے سیکھو۔"

لہذا قبل از وقت رمی کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں البتہ شدید ضرورت مثلاً بہت زیادہ بھید و غیرہ کی صورت میں اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک اسے مؤخر کرنا جائز ہے۔ ان اہل علم نے یہ بات ان چرواہوں و غیرہ پر قیاس کرتے ہوئے فرمائی ہے جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رخصت عطا فرمائی تھی کہ وہ دو دنوں کی رمی دوسرے دن یعنی بارہ تاریخ کو کر لیں [1] اور ترتیب کے لیے نیت کر لیں۔ رمی کے لیے پہلا دن عید کا ہے اور پھر ایام تشریق کا پہلا دوسرا اور پھر تیسرا دن ہے، بشرطیکہ عجلت کا مسئلہ درپیش نہ ہو اور پھر طواف و داع رمی کے بعد ہوتا ہے۔

[1] سنن ابی داؤد، المناسک، باب فی رمی الجمار، حدیث: 1975 و جامع ترمذی، حدیث: 954 و سنن نسائی، حدیث: 3070 و سنن ابن ماجہ، حدیث: 3036



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

محدث فتویٰ

فتویٰ کیٹی